© rasailojaraid.com

اس سے بھی روح فرسا بات اور کون سی ہو سکتی ہے کہ اسی آزادیٔ رائے کے بھیانک نظریے کے تحت رسول اللہ ﷺ فداہ ابی وامی کے توہین آمیز کارٹون بار بار چھپنے کی باتیں سننے کو ملتی ہیں۔ اور کم وبیش 155 اسلامی ممالک نفسا نفسی کے عالم میں سانپ سونگھے ہوئے چپ سادھ لیتے ہیں۔ اور ان ممالک کے مکین اپنی غیرتِ ایمانی کے اظہار کے لیے چند جلسے جلوس کرنے کے بعد اپنی غیرتِ ایمانی کا جنازہ نئے انداز میں پڑھ کر مُردوں سے شرط باندھ کر سو جاتے ہیں۔ اور کچھ ایمان کے پروانے اس اسلام دشمن سازش کے الاؤ میں اپنی متاعِ جان اپنے رب کی بارگاہ میں پیش کر کے روزِ آخرت سرخرو ہونے کا انتظام کر لیتے ہیں۔ اگر چہ ان کی تعداد کمیت میں تھوڑی ہے، مگر کیفیت میں کیا کہنے!!

﴿فَمِنۡهُم مَّن قَضَىٰ نَحۡبَهُۥ وَمِنۡهُم مَّن يَنتَظِرُۖ وَمَا بَدَّلُواْ تَبۡدِيلٗا﴾ [الأحزاب ۲۳]

جزاهم الله عنا وعن الإسلام والمسلمين خير الجزاء

❁❁❁❁❁❁❁❁

اللہ تعالیٰ انسان سے فرما رہا ہے:

انتخاب: علی اسماعیل

میری طرف آ کر تو دیکھ — متوجہ نہ ہوں تو کہنا!
میری راہ پہ چل کر تو دیکھ — راہیں نہ کھول دوں تو کہنا!
مجھ سے سوال کر کے تو دیکھ — بخشش کی حد نہ کر دوں تو کہنا!
میرے لیے بے قدر ہو کر تو دیکھ — قدر کی حد نہ کر دوں تو کہنا!
میرے لیے ملامت سہ کر تو دیکھ — اکرام کی حد نہ کر دوں تو کہنا!
میرے لیے لٹ کر تو دیکھ — رحمت کے خزانے نہ لٹا دوں تو کہنا!
میرے کوچے میں بک کر تو دیکھ — ان مول نہ کر دوں تو کہنا!
مجھے اپنا رب مان کر تو دیکھ — سب سے بے نیاز نہ کر دوں تو کہنا!
میرے خوف سے آنسو بہا کر تو دیکھ — مغفرت کے دریا نہ بہا دوں تو کہنا!
مجھ سے وفا کی لاج رکھ کر تو دیکھ — عطا کی حد نہ کر دوں تو کہنا!
مجھے الحی القیوم مان کر تو دیکھ — ابدی حیات کا امین نہ بنا دوں تو کہنا!
اپنی ہستی کو مٹا کر تو دیکھ — جامِ بقا سے سرفراز نہ کر دوں تو کہنا!
بالآخر میرا ہو کر تو دیکھ — ہر کسی کو تیرا نہ بنا دوں تو کہنا!

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اخوت اسلامی قسط: ۱۹

صحابہ کرامؓ روئے زمین کا افضل ترین طبقہ

ابو عبداللہ

غیر معمولی فتوحات کے اسباب پر ایک نظر: فتوحاتِ صدیقی کا سب سے بڑا اور بنیادی سبب یہ ہے کہ مسلمانوں نے یہ جنگیں اللہ تعالیٰ کی رضا، "لا إلٰـہ إلا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ" کی سربلندی اور اعلیٰ ترین مقصد حیات کی تکمیل کے لیے لڑیں۔ اسی لیے جو بے نفسی، بے غرضی، مخلصانہ جوش وولولہ صحابہ کرامؓ میں ہوسکتا تھا، کسی اور میں نہ تھا۔ پھر قرآن مجید اور فرامین نبویہ میں عراق وشام کی فتوحات سے متعلق پیشگوئیوں نے ان میں اس درجہ یقین واطمینان اور اعتماد پیدا کر دیا تھا کہ بڑے سے بڑے خطرات میں بھی محصور ہو کر گھبراتے نہیں تھے۔ ایک انسان کو سب سے زیادہ خوف موت کا ہوسکتا ہے؛ لیکن مسلمانوں کے عقیدہ میں اللہ کے راستے میں آئی ہوئی موت، موت نہیں بلکہ عین حیات اور اصل زندگی تھی۔ پھر فطرتاً وطبعاً جفاکشی، سخت کوشی اور مصائب میں نہ گھبرانے کا جو ملکہ عربوں میں موجود تھا، ایران وروم کے خوش عیش سپاہیوں سے اس کی توقع نہیں کی جاسکتی تھی۔

خلیفہ رسول ﷺ کی رحلت: روایت ہے کہ ایک روز خنک موسم میں آپؓ نے غسل کیا، اس پر تیز بخار آ گیا جو پندرہ روز تک جاری رہا۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کسی یہودی نے آپؓ کو زہر دیا تھا۔ [طبری] **جو کہ ایسے** اولوالعزم خلیفہ کے ساتھ روا رکھنا خارج از امکان بھی نہیں۔ کافروں کو وہ شخص سب سے زیادہ کھٹکتا ہے، جو اسلام کے لیے زیادہ مفید ہو۔

آپؓ سے عرض کیا گیا کہ آپؓ نے طبیب کو دکھایا ہے؟ فرمایا: "ہاں دیکھا ہے۔" لوگ پوچھتے: وہ کیا کہتا ہے؟ جواب دیتے: "جو میں چاہتا ہوں کرتا ہوں۔"

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ دراصل ابوبکرؓ کو رسول اللہ ﷺ کی جدائی کا غم اس قدر شدید ہوا تھا کہ وہ اندر ہی اندر گھلتے اور پگھلتے رہے۔ آپؓ کو اس کرب سے چھٹکارا حاصل نہیں ہوا۔ اس دوران صحابہ کرامؓ سے طویل مشاورت کے بعد ایک تحریر نامہ کے ذریعے وزیر نبی اکرم ﷺ حضرت عمر فاروقؓ کو خلیفہ نامزد کیا۔ اور انہیں بلا کر تقویٰ، عفت، ادائیگی فرائض کے لیے وقت کی اہمیت، فرض اور نفل ذمہ داریوں کے فرق مراتب، امور خلافت ومملکت،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نظم ونسق ودیگر زریں نصیحتوں اور ہدایات سے نوازا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''اے بیٹی! دیکھ لینا کہ بارِ خلافت سنبھالنے کے بعد ابوبکر کے مال میں کتنا اضافہ ہو چکا ہے؟ وہ بیت المال میں واپس جمع کرنا۔ اللہ کی قسم! ہم نے اس مال میں سے صرف وہی لیا ہے جو ہم نے ان کا بدمزہ کھانا کھایا اور کھردرے کپڑے پہنے۔'' جب دیکھا گیا تو ایک کھردرا سا کپڑا اور پانچ درہم سے کم قیمت کی سادہ سی چادر تھی۔ جب ایلچی ان کو خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لائے تو بے ساختہ فرمایا: ''رحمَ اللهُ أبابكرٍ لقدْ كلّفَ مَن بعدَه تعباً'' اللہ تعالیٰ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر رحم کرے، یقیناً اس نے اپنے بعد آنے والوں کو تھکا دیا۔ [المعارف ص ۷۵]

۲۲ جمادی الثانیہ ۱۳ھ بروز سوموار ۲۳ اگست ۶۳۴ء کی شام بعمر ۶۳ سال اپنے خالق سے جا ملے۔ ﴿إنا لله وإنا إليه راجعون﴾ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت کی کل مدت دو برس، تین مہینے اور گیارہ دن تھی۔ لحد شریف میں آپ رضی اللہ عنہ کا سر مبارک رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ مبارک کے برابر ہے۔ اس طرح سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب واحترام کا موت کے بعد بھی اہتمام ہوا کہ بجائے ہمدوش ہونے کے زیر سایہ دوش ہی رہے!

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تعزیتی کلمات: سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رحلت کی خبر جونہی ملی، فوراً ﴿إنا لله وإنا إليه راجعون﴾ پڑھتے ہوئے گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''آج خلافت بطرزِ نبوت ختم ہوگئی۔'' پھر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نعش مبارک جس کمرے میں موجود تھی اس دروازے پر کھڑے ہو کر ایک طویل خطبہ دیا جو فصاحت وبلاغت کا مرقع ہونے کے علاوہ آپ رضی اللہ عنہ کی حیات طیبہ کا ایک حسین وجمیل شاہکار ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مونس، محبوب، معتمد، راحت اور محرمِ راز مشیر تھے۔ آپ سب سے پہلے اسلام لائے۔ سب سے زیادہ مخلص مؤمن تھے۔ آپ کا یقین سب سے زیادہ مضبوط اور اللہ سے سب سے بڑھ کر ڈرنے والے تھے۔ اس کے دین میں سب سے زیادہ بے نیاز تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ معتبر، اسلام پر سب سے زیادہ مہربان، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے لیے سب سے زیادہ بابرکت، بہترین ساتھی، سب سے زیادہ فضائل ومناقب والے، آگے بڑھنے میں سب سے آگے وافضل، مرتبہ سب سے زیادہ بلند، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف توسل وذریعہ کے حوالے سے نہایت ہی قریبی، سیرت وعادت میں اعلیٰ مقام پر فائز، مہربانی وفضل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم ومعتمد تھے۔ پس اللہ تعالیٰ آپ کو دین اسلام اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جزائے خیر دے۔ آپ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے آنکھ اور کان کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مانند تھے۔آپ نے رسول اللہ ﷺ کی اس وقت تصدیق کی جب لوگوں نے جھٹلایا، تو اللہ پاک نے اپنے کلام میں ''صدیق'' کا لقب عطا فرمایا۔اور ارشاد فرمایا ﴿والذی جآء بالصدق و صدق به......﴾ [الزمر: ۳۳] ''وہ شخص جو سچائی کو لایا اور جس نے اس کی تصدیق کی......'' سچائی لانے والے حضرت محمد ﷺ ہیں اور سب سے پہلے تصدیق کرنے والے ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ آپ نے اُن (ﷺ) کی اس وقت مدد کی جب لوگوں نے کنجوسی سے کام لیا۔آپ اس وقت سختیوں میں کود پڑے جب لوگ دیکھتے ہی دیکھتے رہ گئے۔آپ نے ان کی سختی کے ایام میں بہترین رفاقت اختیار کی۔آپ ''دو میں سے دوسرا'' یعنی رفیق غار ہیں۔اور وہ شخص جس پر سکینت نازل کی گئی اور رفیق دم ہجرت ہیں۔آپ اس وقت خلیفہ رسول ﷺ منتخب ہوئے جب لوگ دین سے پھرنے لگے، امور خلافت اسی خوبی کے ساتھ سرانجام دیے کہ ایسی مثال کسی بھی نبی ﷺ کا جانشین پیش نہیں کرسکتا۔اس وقت مستعدی دکھائی جبکہ آپ کے ساتھی سست پڑ گئے تھے، آپ نے جنگ شروع کی جب وہ عاجز آ گئے تھے۔جب وہ کمزور ہو گئے تو آپ قوی رہے۔آپ نے رسول اللہ ﷺ کے راستے کو اس وقت تھامے رکھا جب لوگ پست ہو گئے۔آپ بلانزاع خلیفہ برحق تھے۔اگر چہ اس سے منافقوں کو غصہ، کفار کو رنج، حاسدوں کو کراہت اور باغیوں کو غیظ تھا......آپ اس پہاڑ کی مانند تھے، جس کو آندھیاں ہلا نہیں سکتیں۔آپ ہو بہو رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے مصداق تھے: ''صحبت و رفاقت اور نعمت کرنے میں سب سے زیادہ احسان اور کرم کرنے والے ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں''......آپ نے طوفان کی آگ بجھائی، آپ کے ذریعے دین قائم ہوا، ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہوا، اسلام اور مسلمان ثابت قدم ہو گئے۔اللہ کا حکم غالب آیا، اگر چہ کفار اس سے چیں بجبیں ضرور ہوئے۔قسم ہے اللہ کی! آپ بہت آگے بڑھ گئے، بعد میں آنے والوں کو آپ نے تھکا دیا۔اور آپ صاف صاف کامیاب ہوئے۔آپ اس سے بلند و بالا ہیں کہ جس پر آہ و بکا کی جائے۔آپ کی موت آسمان میں بھی گراں محسوس کی جا رہی ہے، جس نے تمام دنیا کو ہلا کر رکھ دیا۔ہم سب اللہ کی قضا پر راضی ہیں۔ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد آپ کی موت جیسا کوئی حادثہ مسلمانوں پر نازل نہیں ہوا۔آپ دین کی طاقت، جائے پناہ اور حفاظت گاہ تھے۔آپ مومنوں کے لیے جماعت، مضبوط قلعہ اور فریاد رس تھے۔آپ منافقین پر سخت اور غیظ و غضب تھے۔اللہ آپ کو اپنے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پہنچا دے، ہمیں آپ کے اجر سے محروم نہ کرے، نہ ہی آپ کے بعد ہم گمراہ ہو جائیں۔﴿إنا لله و إنا إليه راجعون﴾ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا خطبہ سب لوگ خاموش ہو کر سنتے رہے۔اور خطبہ ختم ہونے پر سب رو پڑے اور بیک آواز کہا ''ہاں بے شک اے رسول اللہ کے داماد! آپ نے سچ فرمایا ہے۔'' [الریاض النضرۃ لمحب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الطبری ۱/۱۸۳، کنز العمال]

ازواج واولاد: حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے اپنی صلبی یادگار کے طور پر تین لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑیں۔ عبدالرحمٰن ؓ، عبداللہ ؓ اور محمد۔ اسماء ذات النطاقین، ام المؤمنین عائشہ صدیقہ اور ام کلثوم رضی اللہ عنہن۔ آپ ؓ کا سلسلہ نسب عبدالرحمٰن ؓ اور محمد سے چلا۔ حضرت عبداللہ ؓ غزوہ طائف میں شدید زخمی ہوئے اور اسی چوٹ سے آپ کے دور خلافت کے پہلے سال شہید ہوگئے۔ تابعین میں حضرت قاسم بن محمدؒ ہیں۔ جو دور تابعین میں پائے جانے والے معروف ومسلمہ "سات فقہاء" بالفاظ دیگر کبارِ علماء میں سے ایک تھے۔ بعد کے علماء، شعراء، صوفیائے کرام اور مفسرین عظام وغیرہ میں سے مولانا جلال الدین رومیؒ، محی الدین ابن العربیؒ فخر الدین رازیؒ، شیخ الشیوخ عمر شہاب الدین سہروردیؒ، حضرت میر محمد عثمان علی خانؒ، امام عبدالرحمٰن بن الجوزیؒ وغیرہ خلق کثیر آپ ؓ کے خاندان سے ہیں۔ ملک ہندوستان میں محمد بن ابی بکر کی اولاد بکثرت پائی جاتی ہے۔[رحمۃ للعالمین ۲/ ۱۴۸، حکایات رومی وغیرہ]

ابوبکر صدیق ؓ اور اہل بیت: خاندان صدیقی اور اہل بیتِ نبوت میں مضبوط تعلقات وروابط موجود تھے۔ یہ تعلقات پیار سے نام رکھنے، باہمی رشتہ داری، مدح وثنا کے تبادلوں اور تعاون کی صورت میں موجود تھے۔ اہل بیت میں ابوبکر اور عائشہ کے نام اور کنیت سے درج ذیل شخصیات نے شہرت پائی:

ابوبکر بن علی زین العابدین شہید کربلاؒ، ابوبکر علی رضا بن موسیٰ کاظمؒ، ابوبکر بن عبداللہ بن جعفر طیارؒ، ابوبکر بن حسن ابن حسنؒ بن علی مرتضیٰؓ۔ عائشہ ام فروہ بنت جعفر صادقؒ، عائشہ بنت علی بن حسینؒ، عائشہ بنت موسیٰ کاظمؒ، عائشہ بنت علی رضاؒ، عائشہ بنت علی الہادیؒ، عائشہ بنت محمدؒ۔[کشف الغمّة، النجم الثاقب فی ألقاب و أسماء الحجة الغائب، مقاتل الطالبین المعارف، جمهرة أنساب العرب]

درج ذیل رشتہ داریاں کتب تاریخ وغیرہ میں محفوظ ہوئیں: محمد رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المؤمنین عائشہؓ، حفصہ بنت عبدالرحمٰن زوجہ حضرت حسن ؓ، ام حکیم بنت قاسم بن محمد بن ابوبکرؓ زوجہ اسحاق بن عبداللہ بن جعفرؒ، ام فروہ قریبہ بنت قاسمؒ بن محمد زوجہ محمد باقرؒ ودیگر رشتہ داریاں۔[تاریخ النبی والآل، عمدة الطالب، الأصیلی، نسب قریش، بحار الأنوار، اصول کافی]

خاندان علیؓ سے عقیدت وتعاون: شیخ ابوجعفر طوسی رقمطراز ہے کہ حضرت فاطمہ الزہراءؓ کی شادی کے موقع

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پر جہیز تیار کرنے، اس کو پسند کرنے اور خریداری کرنے میں ابو بکرؓ کا بڑا ہاتھ تھا۔ [المرتضیٰ بحوالہ الأمالی]

حضرت عائشہؓ اور ام سلمہؓ فرماتی ہیں "نبی ﷺ نے ہمیں فاطمہؓ کی رخصتی کے موقع پر ضروری سامان تیار کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ ہم نے علیؓ کے گھر میں ریگستان کی نرم مٹی بچھائی۔ پھر دو تکیوں میں کھجور کی چھال بھر کر درست کیا۔ پھر ہم نے کھجور اور کشمش کھلایا، آب شیریں پلایا۔ اور ایک لکڑی کا ہینگر بنایا تاکہ اس پر کپڑے اور مشکیزے رکھے جائیں، اس طرح ہم نے فاطمہؓ سے بڑھ کر کسی دلہن کی تیاری اچھی نہیں دیکھی۔" [ابن ماجه باب في الوليمة]

ایک مرتبہ کسی نے حضرت علیؓ سے پوچھا: کیا وجہ ہے کہ ابو بکر و عمر کے دور خلافت میں مسلمانوں کا کوئی اختلاف نہ تھا۔ لیکن آپ کی خلافت میں لوگ اختلاف کر رہے ہیں؟ فرمایا: ابو بکرؓ و عمرؓ میرے جیسے مسلمان پر والی (حکمران) تھے۔ اور میں تم جیسوں پر والی ہوں۔ [تاریخ ابن خلدون]

شیخ محمد علی تسخیری (انٹرنیشنل اہل بیت کانفرنس کا نگران) رقمطراز ہے: ابو بکر نے مرتدین کے ساتھ قتال میں اور دیگر امور میں امام علی سے رجوع کیا۔ خلیفہ ثانی حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت عائشہ، حضرت سعد بن ابی وقاص وغیرہؓ کا حال بھی حضرت ابو بکر سے مختلف نہ تھا۔ [رسالة الثقلين شماره ۱، ۲۰۰۱ء]

ابو بکرؓ کے فضائل و مناقب: آپ کے فضائل بہت زیادہ ہیں۔ جن کا استقصاء مقصود نہیں۔ صرف چند فضائل نمونے کے طور پر ذکر کیے جائیں گے۔ یہ وہ فضائل ہیں جو انفرادی طور پر صرف آپ کے بارے میں وارد ہوئے۔ ورنہ آپؓ ان تمام فضائل و مناقب میں سرفہرست شامل ہیں جو عام صحابہ کرامؓ اور مؤمنین و اولیاء اللہ کے بارے میں نازل اور وارد ہوئے ہیں۔ اختصار کی خاطر اردو ترجمہ چھوڑ دیا جاتا ہے۔

آیات قرآنی: ۱۔ ﴿إذ أخرجه الذين كفروا ثاني اثنين إذ هما في الغار إذ يقول لصاحبه لا تحزن إن الله معنا فأنزل الله سكينته عليه وأيده بجنود لم تروها﴾ [التوبة ۴۰] "نبی اکرم ﷺ نے اسی غار ثور میں ارشاد فرمایا: "ما ظنك باثنين الله ثالثهما" [بخاری، مسلم]

۲۔ ﴿ونزعنا ما في صدورهم من غل إخواناً على سرر متقابلين ۞﴾ [الحجر: ۴۷] امام زین العابدینؒ کا ارشاد ہے کہ یہ آیت حضرت ابو بکرؓ، عمرؓ اور علیؓ کے بارے میں اتری ہے۔ [ابن عساکر، ابن ابی حاتم]

۳۔ ﴿والذي جآء بالصدق وصدّق به أولٰئك هم المتقون ۞﴾ [الزمر: ۳۳] حضرت علیؓ نے قسم کھا کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو بھیجا اور ابو بکرؓ سے تصدیق کرائی تو یہ آیت نازل ہوئی۔ [تاریخ الخلفاء]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۴۔ ﴿ فأما من أعطى واتقى ۝ وصدّق بالحسنىٰ ۝ فسنيسره لليسرىٰ ۝﴾ [الليل: ۵تا۷]

''عامر بن عبداللہ بن زبیر کا بیان ہے کہ آیت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اتری۔[تفسیر ابن جریر طبری]

۵۔ حضرت قتادہ سدوسی فرماتے ہیں کہ ﴿ وما لأحد عندهٗ من نعمة تجزىٰ إلا ابتغآء وجه ربه الأعلىٰ ۝ ولسوف يرضىٰ ۝﴾ [الليل: ۱۹تا۲۱] ''ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اتری، جب آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ، عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ وغیرہ سات غلام ولونڈی آزاد کیے۔[تفسیر طبری]

احادیث نبویہ : احادیث پاک میں صرف آپ رضی اللہ عنہ کے حق میں (۱۸۱) احادیث منقول ہیں۔ ۸۸ احادیث ایسی ہیں جن میں آپ کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شریک ہیں۔ ۱۷ احادیث میں خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے فضائل ہیں۔ اور ۱۴ احادیث میں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے اکٹھے فضائل کے ساتھ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شریک ہیں۔

۱۔ امام علی بن الحسین رحمہ اللہ وغیرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے تو انہیں دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' یہ دونوں جنت میں سوائے انبیاء کے تمام ادھیڑ عمر لوگوں کے سردار ہیں۔ اے علی! ان دونوں کو نہ بتانا۔'' [سنن ابن ماجه]

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا: ''ایک دفعہ کوئی چرواہا بھیڑ بکریوں کے گلہ میں تھا کہ بھیڑیا ایک بکری اٹھا لے گیا۔ مگر چرواہے نے اس سے چھڑا لیا۔ اس پر بھیڑیے نے اس کی طرف دیکھا اور بولا: ''بھیڑیوں والے دن ان کا رکھوالا کون ہوگا، جس روز میرے علاوہ کوئی رکھوالا نہ ہوگا؟'' اور فرمایا: ''ایک دفعہ ایک آدمی گائے (بیل) پر سامان لادے جا رہا تھا۔ اچانک وہ پیچھے پلٹی اور کہنے لگی: ''میں اس مقصد کے لیے پیدا نہیں کی گئی۔ مجھے تو کھیت میں ہل چلانے کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔'' یہ واقعات سن کر حاضرین کہنے لگے: ''سبحان اللہ! سبحان اللہ! بے زبان جانور بول رہا ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اور ابوبکر اور عمر اس پر ایمان رکھتے ہیں۔'' حالانکہ وہ دونوں مجلس میں موجود نہ تھے۔''

[بخاری مناقب ابی بکر رضی اللہ عنہ]

۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو جانے کے موقع پر جب آیت تیمم اتری تو حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے خاندان ابوبکر! یہ آپ لوگوں کی پہلی برکت نہیں ہے۔[بخاری مناقب ابی بکر رضی اللہ عنہ]

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ارشاد فرمایا: آج کون روزے سے ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں ہوں۔'' فرمایا: آج کس نے جنازے کا ساتھ دیا؟ کہا: ''میں نے۔'' فرمایا: آج کس نے مسکین کو کھانا

© rasailojaraid.com